احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 30/اگست 2012ء 11شوال 1433 ہجری 30 ظہور 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 201

اہلِ خانہ کی نجات

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جس نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کو حفظ کرلیا، پھر اس پر عمل کرتے ہوئے اس (قرآن کریم) میں بیان شدہ حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کو (روزِ قیامت) اس کے گھر کے ایسے دس افراد کے لئے شفاعت کا حق دیا جائے گا جن کے بارے میں جہنم میں ڈالے جانے کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قارئ القرآن حدیث نمبر2830)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پٹیالہ کے غیر احمدی تحصیلدار منشی عبدالواحد صاحب جو کثرت سے حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس قادیان آیا کرتے تھے اور جنہیں بچپن سے ہی حضور کو بار بار دیکھنے کا موقعہ ملا وہ شہادت دیتے ہیں کہ حضور چودہ پندرہ سال کی عمر میں ہی سارا دن قرآن شریف پڑھتے تھے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے۔ اور آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کسی سے غرض نہیں رکھتا۔ سارا دن بیت الذکر میں رہتا ہے اور قرآن شریف پڑھتا رہتا ہے۔'' (ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان جنوری 1942ء ص4)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضور قرآن کریم کا کثرت سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا۔ اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار بار اس کو پڑھا ہوگا۔''

آپ قرآن کریم کا مطالعہ صرف سطحی طور پر نہ فرماتے تھے بلکہ ایک ایک لفظ کی باریکیوں میں ڈوب کر قرآن کریم کا مطالعہ کیا کرتے اور اس کے مطالعہ میں اس قدر انہماک تھا کہ آپ باقی کاموں کو اس کے بالمقابل ہیچ سمجھتے۔ مرزا اسماعیل بیگ صاحب کی ایک روایت یوں ملتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''کبھی مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مجھے بلاتے اور دریافت کرتے کہ ''سنا تیرا مرزا کیا کرتا ہے؟'' میں کہتا ''قرآن دیکھتے ہیں''۔ اس پر وہ کہتے ''کبھی سانس بھی لیتا ہے۔'' پھر یہ پوچھتے ''رات کو سوتا بھی ہے؟ سارے تعلقات چھوڑ دیئے ہیں۔ میں اوروں سے کام لیتا ہوں''۔

(حیات احمد جلد اول نمبر سوم ص91)

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ میں قادیان میں آیا۔ حضور جس کمرے میں تشریف رکھتے تھے۔ خاکسار اس کمرے کے باہر سویا ہوا تھا۔ رات کو عاجز کی آنکھ کھلی تو کیا سنتا ہوں کہ حضور چلا چلا کر قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب سے عشق کا اظہار کرتا ہے۔ حضور کے عشق کی کیفیت عاجز کے بیان سے باہر ہے۔ (الحکم 21 جولائی 1934ء ص4)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کی تلاوت قرآنی کے واقعات عجیب وغریب ہیں اور ان کی متواتر شہادت ان لوگوں سے ملی ہے جنہوں نے بلاواسطہ آپ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ کے کلام میں ایک درد، رقت اور محبت کی لہر ہوتی تھی، باوجودیکہ اس میں موسیقی کا رنگ نہ ہوتا تھا۔ مگر اس میں بے انتہا جذب اور کیف آور لہر ہوتی تھی۔ آپ کے قرآن مجید پڑھنے کے کئی طریق تھے۔ بعض اوقات آپ قرآن مجید کو اس نیت سے پڑھتے تھے جبکہ آپ کو کوئی مضمون لکھنا ہوتا تھا۔ اس کا رنگ بالکل الگ تھا۔ بعض اوقات قرآن مجید کی تلاوت اللہ تعالیٰ سے محبت وعشق کی کیفیت میں ایک ہنگامہ خیز کیف پیدا کرنے کے لئے کرتے تھے اور یہ علی العموم آپ رات کو فرماتے تھے جبکہ دنیا سوئی ہوتی تھی۔ اس وقت آپ گنگنا کر قرآن مجید پڑھتے اور آپ پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوتی تھی (الحکم 21 جولائی 1934ء ص4)

کامیابی

مکرم محمد اقبال عابد صاحب پرنسپل مدرسۃ الظفر وقفِ جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ عائشہ جاوید صاحبہ نے Convent of Jesus and Mary Lahore سے او (O) لیول کا امتحان دس A سٹارز کے ساتھ پاس کیا ہے اور کامرس کے مضمون میں ورلڈ میں اوّل رہی ہیں۔ عزیزہ مکرم ایم ایس جاوید صاحب مرحوم اور مکرمہ مبارکہ جاوید صاحبہ سابقہ صدر لجنہ ضلع بہاولپور کی پوتی، مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی نواسی، مکرم انجینئر طارق جاوید صاحب ڈائریکٹر PTCL اور محترمہ ڈاکٹر مہ جبین صاحبہ کنسلٹنٹ ریڈیالوجسٹ میو ہسپتال لاہور کی بیٹی اور مکرم شاہد جاوید صاحب (ایس ایس پی) اور فرسٹ سیکرٹری حکومت پاکستان مسقط کی بھتیجی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کامیابی کو عزیزہ کیلئے آئندہ بے شمار کامیابیوں کا پیش خیمہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 2 ستمبر 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم ستمبر 2012ء

12:05 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:20 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اگست 2012ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
7:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اگست 2012ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:25 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال وجواب
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اگست 2012ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	سپاٹ لائیٹ
8:35 pm	درس ملفوظات
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء

2 ستمبر 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 am	راہ ہدیٰ
3:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اگست 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اگست 2012ء
9:10 am	سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	سپینش سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اگست 2012ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	خلافت کی برکات
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

3 ستمبر 2012ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:45 am	مشاعرہ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اگست 2012ء
4:10 am	سوال وجواب
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	گلشن وقف نو
6:50 am	مشاعرہ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اگست 2012ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
11:40 am	الترتیل
12:10 pm	حضور انور کی نومبائعین سے ملاقات
12:50 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:25 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
1:45 pm	مسلم سائنسدان
2:00 pm	فرنچ ملاقات پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	امن سمپوزیم
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 نومبر 2006ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	امن سمپوزیم
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

خوشبو

میرے محبوب سے آتی ہے خدا کی خوشبو
اُس کے ہونٹوں پہ سدا حمد و ثنا کی خوشبو

بولتا ہے یہ کوئی اور زباں سے اُس کی
اس سے مخصوص ہے اک طرزِ ادا کی خوشبو

جلوہءِ یارِ نہاں سامنے آ جاتا ہے
پھیل جاتی ہے فضاؤں میں دعا کی خوشبو

وہ ہے اک پیکرِ انوارِ سماوی جس کے
نقشِ پا عام لُٹاتے ہیں ھُدیٰ کی خوشبو

ایک نشہ ہے جو بے خود کئے رکھتا ہے مجھے
جب سے دیکھی ہے ان آنکھوں میں حیا کی خوشبو

دیں کے آنگن میں کھلا ہے گلِ رعنا کوئی
صاف کہتی ہے یہ سب ارض و سماء کی خوشبو

آسماں رنگ ہوا کارواں سارا اس کا
راہرو بانٹتے ہیں راہنما کی خوشبو

اپنی تائید سے نصرت کی چلائی ہے ہوا
ہر طرف دنیا میں پھیلائی وفا کی خوشبو

سرخ رو ہوتا ہے مولا کی نظر میں بے شک
جو لگا لیتا ہے خوں رنگ حنا کی خوشبو

میں نے یوں ڈوب کے تحریریں پڑھی ہیں اس کی
مجھ میں رچ بس گئی اس ماہ لقا کی خوشبو

ا۔ب۔ ناصر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر محمود عاطف صاحب

بورکینا فاسو میں گزرے شب و روز کی یادیں

یہ ملک قدرتی مناظر سے بھرپور ہے اور جماعتی ترقی میں قدم آگے ہے

(قسط دوم آخر)

ڈوری اور صحرا کا سفر

ڈوری سے ہمارا سماعتی تعلق کافی پرانا اور والدہ صاحبہ رضیہ درد کے حوالے سے ہے احوال یہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم ناصر سدھو صاحب کی والدہ کے ڈوری کے بارے میں خواب اور کچھ عرصہ بعد ناصر کی وہاں بطور مشنری کے تعیناتی کے دوران ایک بڑی تعداد کے دینِ حق کی قبولیت کے واقعات بیان فرمائے تو آپ کے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ ’’کاش یہ جگہ میری پہنچ میں ہوتی اور میں خود اس سرزمین کو دیکھ سکتی‘‘

کچھ عرصہ کے بعد جب آپ کو برکینا آنے کا موقعہ ملا تو معلوم ہوا کہ ڈوری جانا تو بہت مشکل ہے لیکن جب ڈوری کی بیت کی سنگِ بنیاد کے سلسلہ میں وہاں جانے کا موقعہ پیدا ہوا تو باوجود کئی احباب کے خبردار کرنے کے امیر صاحب اور ڈاکٹر فضل بھنو کے تعاون سے ایک طویل اور کٹھن سفر طے کر کے ڈوری پہنچیں کیونکہ آپ کی نگاہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بیان فرمودہ واقعات گونج رہے تھے۔

اِن خیالات اور جذبات کو ذہن میں سجائے آئی کیمپ کے سلسلے میں ہمیں بھی جماعت کی برکات کے طفیل ڈوری کی سرزمین جانے کا موقعہ ملا۔واگا سے تقریباً100 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع کایا کے سنٹر پر برادر حامد کے ہاں رات قیام کے بعد اگلے روز ڈوری کے لیے روانہ ہوئے تو ماحول میں یکدم تبدیلی محسوس ہوئی کیونکہ کایا تک سڑک کے دونوں جانب جو ہلکا پھلکا سبزہ اور درخت تھے وہ اپنی تروتازگی اور سبز رنگ کھونے لگے تھے فضا میں صحرائی زمین کی مخصوص خوشبو محسوس ہونا شروع ہو چکی تھی۔دور خشک ٹیلوں کا منظر اور مناظر پر سبقت لے جانے کو تھا لیکن اُمید کے برخلاف سڑک بہت بہتر اور ہموار تھی۔چنانچہ محض ڈیڑھ گھنٹے کے آرام دہ سفر کے بعد ڈوری پہنچ گئے۔مشن ہاؤس شہر کے داخلے پر واقع ہے اور مربی ہاؤس، ریڈیو سٹیشن زیرِ تعمیر کلینک، مدرسہ، سکول اور ایک شاندار بیت الذکر پر مشتمل ہے۔مکرم ناصر سدھو صاحب منتظر تھے کیونکہ اعلان کے باعث صبح سے مریض جمع تھے۔اس لیے سب سے پہلے مریضوں کا معائنہ کیا اور آپریشن کے لیے منتخب مریضوں کو واگا کے ہسپتال کا وقت دیا۔قیام کے دوران مستقل طور پر مریضوں کی آمد جاری رہی۔

موسم نہایت گرم تھا لیکن آہستہ آہستہ سورج کی تھکاوٹ کے باعث سرِ شام کافی بہتر ہو گیا اور عشاء کے بعد جب بیت کے صحن میں چند مقامی مخلصین سے ناصر صاحب کی ترجمانی کے ذریعہ خیالات کا تبادلہ کر رہے تھے تو ماحول پر صحرا کی ہوا اور چاندنی کا ایسا سحر طاری تھا کہ اُٹھنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا لیکن اگلے روز کی مصروفیت کے خیال اور سارے دن کی تھکن نے زیادہ دیر بیٹھنے کا موقعہ نہ دیا۔

اگلے روز گورم میں جو کہ ڈوری سے تقریباً دو گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے کیمپ کا پروگرام تھا۔سفر کے آغاز میں پہلے ڈوری کا شہر دیکھا جو کہ ایک چھوٹا قصبہ محسوس ہوا لیکن اس علاقہ میں ٹورسٹ کی دلچسپی کی وجہ سے رہائش اور خورونوش کی اشیاء مناسب معیار اور مقدار میں دستیاب ہیں۔شہر دکھانے کے ساتھ ساتھ ناصر صاحب ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ڈوری کے مختلف واقعات بھی سناتے رہے۔

شہر سے نکلتے ہی پختہ سڑک کا اختتام ہوا اور کچا راستہ شروع ہو گیا لیکن زمین سخت ہونے کیوجہ سے کسی عام سڑک سے کم نہ تھا۔اس علاقہ سے ٹریفک نائیجر کے بارڈر کی طرف بھی جاتی ہے۔اس کے علاوہ اس علاقہ میں گولڈ مائیز بھی ہیں جن کی وجہ سے سڑک کو ہموار کیا گیا ہے کہ ہم زیادہ تر 60-70km کی رفتار سے محوِ سفر رہے۔علاقہ میں صحرائی مقام اور مناظر مزید گہرے ہوتے چلے گئے۔پانی کی کمی پودوں کی ساخت سے عیاں تھی۔لیکن بعض جگہوں پر پکے اور خوبصورت چھوٹے چھوٹے مکانوں پر مشتمل گاؤں۔سبزہ اور گھنے درختوں کو دیکھ کر حیرت ہوئی۔معلوم ہوا کہ علاقہ میں گولڈ مائنیز کی غیر ملکی کمپنیوں نے اس علاقہ کے مکینوں کو متبادل رہائش گاہ کے طور پر پکے گھر اور پانی کے ریزوائر مہیا کیے ہیں جس کے باعث اس صحرائی علاقے میں چھوٹے چھوٹے نخلستان بن گئے ہیں۔

مہدی آباد

ہمارے سفر کے تقریباً وسط میں واقع مہدی آباد کا علاقہ آیا۔یہاں پر کچھ عرصہ رُکے۔اور ہومینیٹی فرسٹ کے تحت جاری بجلی اور پانی کے منصوبوں کو دیکھا۔اس ویران اور دور اُفتادہ علاقہ کے لیے یہ منصوبے کسی نعمت سے کم نہیں۔یہاں کی بیت الذکر دیکھی جو کہ اپنے ڈش انٹینا کے باعث سارے منظر میں منفرد تھی اور MTA کی نشریات کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے الفاظ؛

’’یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا‘‘ کی عظیم الشان عملی تصویر تھی۔

گورم پہنچے اور مئیر کے آفس میں مریضوں کا معائنہ کیا معلوم ہوا کہ مریضوں سے زیادہ دفتر کے ملازمین معائنہ اور مشورہ لینے کے مشتاق ہیں جن میں پیش پیش نائب مئیر تھے کیونکہ وہ ایک آنکھ کا آپریشن کروا چکے تھے اور دوسری کا کروانا چاہتے تھے۔فراغت کے بعد ناصر نے کہا کہ چلو اب ذرا اصلی صحرا کا مزا بھی چکھ لو کیونکہ تم اب تک جسے صحرا سمجھ رہے تھے وہ یہ صحرا نہیں ہے۔چنانچہ گورم سے آگے روانہ ہوئے۔اور اُن کی بات سچ ثابت ہونا شروع ہو گئی۔کہ کچھ فاصلے پر کچی سڑک کے اختتام کے ساتھ ہی معمولی سبزہ بھی ہمیں داغِ جدائی دینے لگا۔اور پتھریلی، ریتلی زمین میں اضافہ ہونے لگا۔ان مناظر کے ساتھ ناصر صاحب کے ذاتی واقعات کہ یہ جگہ ہے جہاں ہماری گاڑی خراب ہوئی تھی اور یہ جگہ ہے جہاں ہم ایک دفعہ راستہ بھول گئے تھے ماحول کو سنگین بنانے میں معاون ثابت ہو رہے تھے لیکن خدا کے فضل سے ہمیں ایسی کوئی مشکل پیش نہیں آئی اور تقریباً40 کلومیٹری کا فاصلہ طے کر کے ہم صحرا میں پہنچ گئے جہاں سے Sahara Desert کی ابتدا ہوتی ہے۔

پانی کی بوتل جو مستقل ہمارے ہمسفر تھی اور کیمرہ لئے گاڑی سے باہر نکلے تو جلتی ہوئی ریت اور گرم ہوا نے استقبال کیا پاؤں زمین پر رکھا تو وہ ریت میں اس قدر دھنس گیا کہ واپس آنے سے انکار کر دیا۔

خیر ایک ٹیلے پر چڑھے تو آگے وہی منظر کچھ ہمت کر کے اگلے ٹیلے پر چڑھے تو پھر وہی منظر معلوم ہوا کہ یہ سلسلہ ایسے ہی رہے گا اور ریت کے ہر ٹیلہ کے بعد آگے یہی منظر ہو گا فرق صرف ہمارے پانی کے ذخائر پر ہو گا جو کم ہوتے جائیں گے۔

چنانچہ کچھ لمحے ایک ہی جگہ قیام کیا۔صحرا کی فضا کو اپنے اندر سمونے کی کوشش کی۔چند مناظر کو کیمرہ کی آنکھ سے دیکھا اور واپسی کا سفر شروع کیا۔ٹورسٹ کی یہاں آمدورفت کی وجہ سے مقامی لوگوں نے یہاں پر سنگل جھونپڑی نما کمرے بنائے ہوئے ہیں جنہیں وہ کرائے پر دے کر فائدہ حاصل کرتے ہیں اور غیر ملکی سیاح ان میں دن اور رات قیام کر کے صحرا کے شب و روز کا لطف لیتے ہیں۔

صحرائی طوفان کا نظارہ

گورم پہنچنے پر فون سے معلوم ہوا کہ ڈوری کی جانب سے ریت کی آندھی چل چکی ہے۔

چند ہی لمحوں میں ایک نہایت ہیبت ناک گرد کا طوفان دور سے ہی نظر آنے لگا جو ہماری جانب اور ہم اُس کی جانب بڑھ رہے تھے۔آہستہ آہستہ ہم اس طوفان میں داخل ہو گئے۔چند لمحوں میں بالکل اندھیرا چھا گیا۔گاڑی کی ہیڈ لائٹس جلا لیں۔کچھ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن ناصر صاحب اپنے طویل سفری تجربے کے باعث گاڑی چلاتے رہے۔ہوا اتنی شدید کہ بعض دفعہ محسوس ہوا کہ شاید گاڑی کو اُلٹ دے گی۔معلوم ہوا کہ بعض اوقات اس میں چھوٹے یا بڑے پیمانے پر Tornado جیسی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی زد میں آنے والے علاقے میں کافی نقصان ہو جاتا ہے۔

تقریباً ایک گھنٹہ تک بالکل رات کی کیفیت رہی پھر آہستہ آہستہ روشنی کے آثار دکھائی دیئے اور ڈوری پہنچنے پر موسم تقریباً صاف ہو گیا تھا۔

اگلے روز ڈوری سے واگا واپسی پر بھی راستے میں ایک جگہ کیمپ کے مریض دیکھے۔کایا رُکے لیکن معلوم ہوا کہ ڈوری سے مریضوں کا ایک گروپ واگا پہنچ چکا ہے چنانچہ شام کو ہی واگا پہنچ گئے۔

برکینا کا مری

’’ڈاکٹر صاحب آپ عاطف صاحب کو Banfora بھی دکھائیں۔جسے ہم برکینا کا مری کہتے ہیں۔‘‘

یہ وہ الفاظ تھے جو مکرم امین بلوچ صاحب (مشنری Bonfora) نے ڈاکٹر فضل بھنو صاحب سے امیر صاحب کے آفس میں بیٹھے ہوئے کہے کہ جس کے بعد ہمیں اس علاقے کے بارے میں تجسس پیدا ہوا۔لیکن معلوم ہوا کہ ہمارے کیمپ وغیرہ کے شیڈول میں وہ علاقہ شامل نہیں اور وہ ہے بھی واگا سے کافی فاصلے پر لیکن کچھ عرصہ بعد آئی کیمپ کے سلسلے میں ہی اس طرف جانے کا موقعہ ملا جسے ہم نے بالکل ضائع نہیں کیا۔وہ اس طرح کہ بوبو جلاسو کے کلینک سے مائیکروسکوپ لانے کا پروگرام بنا کیونکہ واگا کے ہسپتال کی مائیکروسکوپ میں کچھ آپٹیکل نقص پیدا ہو گیا تھا۔

واگا سے آئیوری کوسٹ جانے والی سڑک پر روانہ ہوئے۔ابتدائی سفر سڑک زیرِ تعمیر ہونے کی وجہ سے کچھ تکلیف دہ رہا لیکن تقریباً 50 کلو میٹر کے فاصلے کے بعد راستہ بہتر ہونا شروع ہوا

اور نصف کے بعد سڑک موٹروے کی مانند ہوگئی بے شک تھی صرف ایک لین کی۔ٹریفک کافی ہیوی تھی کیونکہ آئیوری کوسٹ سے مختلف اشیاء اور پٹرول بڑے کنٹینرز میں آتے ہیں۔سبزہ بھی بتدریج بڑھتا گیا اور بوبوجلاسو (جو کہ تقریباً پونے چارسو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے) پہنچنے تک لینڈ سکیپ اس حد تک بہتر ہوگیا کہ محسوس ہونے لگا کہ ہم ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے علاقے میں محوِ سفر ہیں۔

شام کے وقت جب بوبوجلاسو میں داخل ہوئے تو دور سے ہی روشنیوں نے ہمارا استقبال کیا یہ بالکل Flat نہیں ہے بلکہ اسلام آباد کی طرح نشیب و فراز پر مشتمل ہے۔برکینا کا دوسرا بڑا شہر ہے جو کہ زرعی لحاظ سے اہم اور ٹیکسٹائل کی صفت کا مرکز ہے۔شہر کی دور سے نظر آنے والی چیز یہاں کا فٹ بال سٹیڈیم ہے۔جو 1989ء میں تعمیر ہوا تا کہ فٹ بال کے مقابلے African Cup Of Nations کی میزبانی کی جاسکے۔اس علاقے میں آم بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں جو سارے برکینا میں سپلائی کئے جاتے ہیں۔ہماری منزل مندرجہ بالا سٹیڈیم تھا جہاں روشنیوں کے بیچ مکرم ریاض صاحب اور ناصر صاحب ہمارے منتظر تھے۔آپ دونوں بوبوجلاسو میں بطور مشنری تعینات نہیں بوبو میں ہماری میزبانی ان کے سپرد تھی۔رات کو ان کے ہاں قیام کیا۔

اگلے روز صبح سویرے ہمشیرہ کے ہمراہ بانفورا کے لیے نکلے۔آغاز سے ہی لینڈ سکیپ اتنا خوبصورت اور ہوا اتنی خوشگوار کہ حیرت ہونے لگی کہ برکینا میں ایسا سرسبز علاقہ بھی ہے۔سبزہ بتدریج گھنا ہوتا گیا اور ہم مختلف مناظر کا اپنے شمالی علاقہ جات کے ساتھ موازنہ کرنے میں مصروف رہے۔ایک گھنٹہ کی مسافت پر Banfora کا نہایت صاف ستھرا اور چھوٹا سا قصبہ ہمارے سامنے تھا جہاں مکرم امین بلوچ صاحب ایک پُرتکلف ناشتے کے ہمراہ اپنی خوبصورت ہٹ نما رہائش گاہ پر ہمارے منتظر تھے۔

لیکن ہمارے مختصر پروگرام کا معلوم ہوتے ہی خاکسار کو کہا کہ کیا خیال ہے ناشتہ سے قبل ہی آپ کو آبشار Karfiguela Falls نہ لے چلیں۔ ہم فوراً تیار ہوگئے اور اُن کی فورویل ڈرائیو گاڑی میں روانہ ہوئے۔بانفورا کا ایک چکر لگایا معلوم ہوا کہ یہ آئیوری کوسٹ کے بارڈر سے قبل برکینا کا آخری آباد علاقہ ہے جو آئیوری کوسٹ کے ساتھ تجارت کے لحاظ سے اہم ہے۔اس کے علاوہ آبشار Karfiguela Falls اور Lake Tengrela تک رسائی ہونے کی وجہ سے ٹورسٹ کی دلچسپی کا مرکز بھی ہے۔

بانفورا سے نکلتے ہی دور ایک گھنا جنگل اور کیلے کے باغات نظر آئے۔اس علاقے میں زیادہ بارشوں کی وجہ سے چاول اور گنے کی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔راستہ میں کاجو Cashew Nut کو پروسیس کرنے کی فیکٹری دیکھی۔کاجو برکینا کی خاص سوغات ہے اور آئیوری کوسٹ سے بھی آتی ہے۔اسے یہاں پر خاص طریقے سے خام حالت سے پراسیس کیا جاتا ہے۔یہاں اس کی قیمت کافی کم ہے جو کہ واگا تک آتے آتے دو سے تین گنا تک ہو جاتی ہے۔درختوں کے گھنا ہونے کے بعد گاڑی کو چھوڑ دیا اور پیدل چلے۔ چاروں جانب نہایت اونچے درخت کہ جن کی شاخوں کی دوستی اس قدر مضبوط تھی کہ سورج کی کرنیں ان میں دراڑ ڈالنے سے قاصر تھیں۔

اسی خوبصورت سحر انگیز ماحول میں ہٹس پر مشتمل ایک ریسٹورنٹ ملا جو کہ آف سیزن ہونے کی وجہ سے بند تھا لیکن ہم اسکے سحر میں اتنا گرفتار ہوئے کہ کچھ دیر کے لیے وہاں قیام کیا اور محسوس کرنے کی کوشش کی کہ اگر رات کو ان Huts میں قیام کیا جائے تو کیسا محسوس ہوگا۔

کچھ مناظر کیمرے میں قید کیے اور آگے روانہ ہوگئے۔مکرم امین بلوچ صاحب ایک ماہر گائیڈ کی طرح ہمیں علاقہ اور درختوں کے بارے میں معلومات دیتے جا رہے تھے اور شکوہ کر رہے تھے کہ آپ بہت کم وقت لے کر آئے ہیں آخر کار ہم آبشار Karfiguela Falls تک پہنچ گئے۔آبشار گو کہ بہت اونچا اور وسیع و عریض نہیں کہ آبشاروں والا روایتی شور پایا جائے لیکن پانی کے گرنے کا مسحور کن جلترنگ اور علاقے میں پایا جانے والا فطرت کا حسن اور سکون جو کہ سکوت کی حدود میں داخل ہو رہا تھا اس قابل ضرور تھا کہ یہاں پر کافی وقت بتایا جائے۔بقولِ شاعر

حسنِ بے پرواکو اپنی بے حجابی کے لیے
ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھے کہ بن

دور پہاڑوں پر چھائے بادل۔برستی بارش میں واپسی ہوئی۔ایک پرتکلف ناشتہ کے بعد برکینا کے مری سے رخصت لی اور انہیں خوبصورت دلفریب مناظر سے گزرتے ہوئے بولو جلا سو پہنچے۔ہمارے میزبانوں نے شہر دکھایا۔بوبوجلاسو کا مشن ہاؤس، بیت، ریڈیو سٹیشن دیکھا اور زیرِ تعمیر جماعت کا ٹیلی ویژن سٹیشن بھی دیکھا۔مائیکرو سکوپ کا جائزہ لینے کلینک گئے۔لیکن فیصلہ یہ ہوا کہ اس کو بڑی گاڑی میں ٹرانسپورٹ کیا جانا چاہئے کیونکہ ہماری چھوٹی کار میں حفاظت سے اس کا سفر ممکن نہیں ہے اس لیے صرف مناظر اور ماحول کی یادیں لیے سر شام واگا میں داخل ہوئے۔

مشن ہاؤس

برکینا کا مشن ہاؤس واگا سے کایا جانے والی سڑک کے پہلو میں ایک وسیع و عریض احاطہ میں قائم ہے جس کے چاروں جانب چاردیواری ہے۔اس میں امیر صاحب کا آفس، بیت الذکر، ہسپتال، پریس، گیسٹ ہاؤس، مدرسہ جامعہ کے طلبہ کی رہائش گاہ کے علاوہ امیر صاحب اور ڈاکٹر صاحب کی رہائش واقع ہیں اس کے علاوہ ایک فٹ بال گراؤنڈ ہے جہاں پر جماعتی جلسے وغیرہ بھی منعقد ہوتے ہیں۔

مین گیٹ سے داخلے پر دائیں ہاتھ ہسپتال اور پریس اور بائیں ہاتھ پر گراؤنڈ ہے۔سامنے مرکز میں ایک نہایت خوبصورت پھولدار پودوں سے بھرا ہوا چوک ہے۔جس کے سامنے آفس اور اس کے پہلو میں خوبصورت بیت الذکر ہے۔سبزہ صرف مرکز میں ہی نہیں بلکہ سارے احاطے میں درخت اور پودے لگائے گئے ہیں۔کہ ہوا خوری کے لیے احاطہ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ہاتھ کا لگا ہوا آم کا درخت دیکھنے کا موقعہ ملا جو کہ دوسرے درختوں کے مقابلہ میں سال میں دو بار پھل دیتا ہے۔

کچھ عرصہ قبل یورپ سے دو غیر از جماعت مہمان خواتین آئیں۔اور اس سبزہ اور شجرکاری کو دیکھ کر کہنے لگیں کیا جماعت کے تمام مشن میں اس طرح ہی درخت لگائے جاتے ہیں۔

ہمیں یہاں مجلسِ مشاورت میں امیر صاحب کی دعوت پر بطور زائر شرکت کا موقعہ ملا۔جماعت کے روایتی جوش و خروش اور نظم و ضبط کا مشاہدہ کیا۔زبان سے ناواقفیت کے باوجود اجنبیت کا احساس نہ ہوا جس کی وجہ شاید یہی تھی کہ تمام پروانے ایک ہی شمع کے عشق میں گرفتار تھے رات کو ڈنر کی پروقار تقریب میں مقامی احباب کے ساتھ طعام کا لطف حاصل کیا۔

جہاں سرور میسر تھا جام و مے کے بغیر
وہ میکدے بھی ہماری نظر سے گزرے ہیں

مکرم ڈاکٹر فضل بھنو صاحب نے بتایا کہ اس علاقہ میں تعمیر کا آغاز ہوا تو یہ شہر سے دور ایک ویران جگہ تھی۔لیکن اب محض خدا کے فضل سے علاقہ میں اتنی تیزی سے ترقی ہوئی ہے کہ یہ شہر کا حصہ بن چکی ہے۔پہلے کلینک شہر کے اندر واقع تھا اور یہاں شفٹ کرتے وقت خیال گزرا کہ اتنی دور مریض کیسے آئیں گے لیکن اب یہاں بھی رونق لگ چکی ہے۔

ہمارے آپریشن کے پراجیکٹ کے تقریباً نصف آپریشن اسی ہسپتال میں سرانجام پائے۔

حرفِ آخر

اس سفر کے دوران دور دراز علاقوں میں قائم شدہ جماعتوں کو دیکھ کر ''میں تیری ......کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے الفاظ کی عظمت کو عظیم الشان طور پر مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا۔مختلف جگہوں پر دینِ حق کی قبولیت کے ایمان افروز واقعات براہِ راست معلوم ہوئے اور مخلصین کی آنکھوں میں جماعت اور خلیفہ وقت کے لیے محبت کی وہ چمک دیکھی جو کسی الٰہی جماعت کے نصیب میں ہی ہوسکتی ہے۔بے شک ان علاقوں میں آوازِ حق پہنچانے والے مجاہدوں کی قربانیوں کو دل سلام پیش کرتا ہے لیکن یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ خدا کے فضل اور اُس کی دلوں کو اس جانب راغب کرنے کی طاقت کے بغیر ایسا ممکن نہیں ہے۔کوئی دل صرف ان چہروں پر اخلاص کی مسکراہٹ اور آنکھوں میں سلسلہ کے لیے محبت کو پہچان لے تو اسے صداقت کی پہچان کے لیے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

بقیہ صفحہ 6 چوب کاری کی غرض و غایت اور افادیت

سیکھنے والے بچوں کے دلوں میں خود کام کرنے کے جذبہ کی عزت کو بڑھایا اور ثابت کیا کہ اپنے ہاتھوں سے کوئی کام کرنا ذلت نہیں بلکہ عزت کا موجب ہے مکرم حضرت مولوی عبداللہ بوتالوی مرحوم ان دنوں سپرنٹنڈنٹ دارالصناعۃ تھے انہوں نے اس برادہ اور تختی کو محفوظ کرلیا تھا اور ایک شیشے کے فریم میں رکھ کر فریم پر یادگار افتتاح دارالصناعۃ لکھ کر دفتر میں لٹکا دیا تھا تا کہ بعد میں آنے والے نوجوانوں کے لئے بھی سبق کا موجب ہو۔لیکن 1947ء میں پارٹیشن کے بعد فریم قادیان ہی میں رہ گیا۔

یہ خدا تعالیٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اُس نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اپنے پیارے امام حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہشات کے مطابق ادارہ دارالصناعۃ کے قیام کی توفیق عطا فرمائی۔تا کہ اہلِ ربوہ اور پاکستان بھر کے احمدی اِس سے استفادہ کرسکیں۔ادارے کے قیام کا مقصد فنی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ اُس کا فروغ اور ایسے پروفیشنل اور ماہرِ فن تیار کرنا ہے جو آج کے مشینی دور میں ملک کی صنعتی اور معاشی ترقی میں بھرپور کردار ادا کرسکیں۔ادارے کا دوسرا بڑا مقصد ملک سے پسماندگی، غربت اور بیروزگاری ختم کرنا اور مجموعی طور پر عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنا ہے۔ادارہ ہذا کے تحت ہُنر سیکھنے والے طلباء کو نہ صرف ٹریننگ دی جاتی ہے بلکہ کورس مکمل ہونے کے بعد اُن کے ٹریڈ کے مطابق معقول روزگار کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔احبابِ جماعت اپنے بچوں کو ہُنر مند بنانے کے لئے استفادہ کریں۔

چوب کاری (ووڈورک) کی غرض وغایت اورافادیت

مکرم مظفراحمدظفرصاحب

چوب کاری (ووڈورک) کا بنیادی تصور

چوب کاری کی ٹیکنالوجیز کے طلباء کے لئے بنیادی دستی مہارتیں جواہمیت رکھتی ہیں ان کولفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ بنیادی طور پر ایک ایسوسی ایٹ انجینئر کو ایک پُل کی حیثیت حاصل ہے جس کے ایک طرف ماہراورنیم ماہر کاریگر ہے، جو ووکیشنل ایجوکیشن کے بعدانڈسٹری میں آتے ہیں اور ہاتھ سے کام کرنے کی مہارت رکھتے ہیں جبکہ دوسری طرف انجینئر نگ اور سائنس کے تعلیم یافتہ انجینئر ہیں جوانجینئر نگ میں سائنسی اصولوں کے مطابق کسی نظام یامشین کوڈیزائن کرتے ہیں یا اس کی بہتر کارکردگی کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ انجینئرز کی تعلیم دراصل علمی نوعیت کی ہوتی ہے اور کاریگر کی ٹریننگ عملی مہارتوں پر مبنی ہوتی ہے۔ جبکہ ایسوسی ایٹ انجینئر بنیادی مہارتوں کو جاننے کے ساتھ ساتھ انجینئر نگ کی زبان مروجہ اصطلاحات، سائنسی اصول اور ڈرافٹنگ کو بھی جانتا ہے۔ یوں یہ انجینئر اور کاریگر کے درمیان پُل یعنی رابطے کا کام دیتا ہے۔کاریگر کی دیسی زبان کوانجینئر نگ کی زبان میں پیش کرتا ہے یعنی کاریگر کودرپیش مسائل کوانجینئر کے سامنے پیش کرتا ہے اورانجینئر سے اس کا حل انجینئر نگ کی زبان میں سمجھ کر کاریگر کو عام دیسی زبان میں سمجھا سکتا ہے اور کاریگر اور انجینئر کے درمیان خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک سب انجینئر کے لئے کاریگر کی زبان اور انجینئر نگ کی زبان سیکھنا لازمی امر ہے لیکن کاریگر کی زبان سیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس عمل سے گزرے جس سے کاریگر گزر کر آتا ہے اور وہ ہے بنیادی دستی مہارتوں کا عمل یعنی ہُنر کا سکھانا ہُنر کو سیکھنے کے لئے سب انجینئر ورکشاپوں میں پریکٹیکل کرواتا ہے تا کہ بنیادی مہارتوں کا ہُنر اور دستی ٹولز کے نام سیکھ سکیں۔ ووڈ ورک شاپ بھی ایک ایسی ہی سہولت مہیا کرتی ہے۔ ووڈ ورکشاپ میں آپ ہینڈ ٹولز کے نام سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی بنیادی مہارتیں بھی سیکھ لیتے ہیں۔

چوب کاری (ووڈورک) کی اہمیت اورافادیت

ووڈ ورک دنیا بھر میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔انسان کی بنیادی ضروریات میں ووڈ ورک کو خاص اہمیت حاصل ہے۔انسان کی تمام روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء میں ووڈ ورک کی اشیاء کوبھی لازم وملزوم سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہم گھر، مکتب، دفاتر، مارکیٹوں غرض یہ کہ جس طرف بھی نظر دوڑائیں، بیشتر اشیاء ووڈ ورک سے متعلقہ نظر آئیں گی۔ جن کے بغیر انسانی زندگی کا گزارہ ناممکن ہوجاتا ہے۔لکڑی کی بنی ہوئی اشیاء کی مانگ اورضرورت ہر جگہ، ہرانسان، ہرگھر اور ہر ملک میں محسوس کی جاتی ہے۔ بلکہ تمام دنیا میں اس کی اہمیت کوتسلیم کیا گیا ہے۔ اِسی طرح بیرونِ ملک جانے والے احباب کے لئے یہ شعبہ بہت کارآمد ہے کیونکہ بیرون ملک وڈورک کا شمار زیادہ آمدنی والے شعبہ ہائے زندگی میں ہوتا ہے۔ترقی یافتہ ممالک میں لکڑی کا کام زیادہ جدید مشینی آلات سے کیا جاتا ہے اوراس سے وقت کی بہت بچت ہوتی ہے۔ یورپی ممالک میں اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں لکڑی کا کام بہت ہی وسیع ہے۔ اوراِس کی بہت مانگ ہے پورے پورے گھر لکڑی کے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار ڈیزائنوں سے سجائے جاتے ہیں۔ ہر گھر میں ووڈورک کے کام کا نیا نقشہ نظر آتا ہے۔

مجھے ایک مصنف کی یہ بات بہت پسند آئی کہ ہنرمند کبھی بھوکا نہیں رہتا۔اس لئے بچوں کو جہاں تعلیمی میدان میں زیورِتعلیم سے آراستہ کرنا ضروری ہے، ہُنر سکھانا بھی ضروری ہے۔اگرایک شخص صرف چارپائیاں ہی بنانا جانتا ہے وہ بھی ووڈ ورک کے شعبہ سے فائدہ حاصل کررہا ہے۔ ووڈ ورک بہت ہی وسیع فیلڈ ہے اس کے بے شمار شعبے ہیں، ہرشعبہ کی وسیع فیلڈ ہے اگرتجارت کے لئے ووڈ ورک کا کوئی شعبہ اختیار کرلیا جائے تو معقول روزگار مہیا کرتا ہے اوراسی شعبہ میں وسیع کاروبار بھی چلایا جاسکتا ہے۔ اگرصحیح طرح سے وہی شعبہ چلایا جائے تواسی شعبہ کوسنبھالنا مشکل ہوجاتا ہے۔انسان کی ترقی اورنئی نئی ایجادات اور وسیع کاروباراسی شعبہ کواختیار کرنے سے حاصل ہوجاتا ہے۔

لکڑی کی پیدائش سے لے کرلکڑی کی بنی ہوئی اشیاء جو مارکیٹ میں لائی جاتی ہیں، بے شمار مراحل سے گزر کرآتی ہیں جس کی تفصیل بہت وسیع اوردلچسپ ہے اس کے علاوہ صاف ستھرا کام وسیع اورمثبت سوچ پرمبنی ہے۔آجکل ترقی یافتہ دور میں ووڈورکس بہت ہی آسان اورجدید ہوچکا ہے بعض لوگ لکڑی کے کام کو بوسیدہ اور پرانا کام سمجھ کراس کی طرف توجہ نہیں کرتے حالانکہ یہ کام بہت دلچسپ اوردلکش اورفنی مہارتوں پرمبنی کام سمجھا جاتا ہے ۔ ووڈ ورک کے لئے تعلیم اور قابلیت کا ہوناضروری ہے۔تعلیم یافتہ طلباء اس کام کو بہت جلدی سیکھ سکتے ہیں اوربہتر طور پرکرسکتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ تمام کام پیمائشوں ،فرموں، ڈرائنگ اورکیٹلاگ کے مطابق کیا جاتا ہے۔اس لئے تعلیم اورقابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ ووڈورک میں ہر شعبہ میں ہمیشہ ہی کاریگروں کی کمی کومحسوس کیا جاتا ہے۔ ورکشاپس، فیکٹریوں اور مارکیٹوں میں ہر جگہ کاریگروں کی اشد ضرورت کومحسوس کیا جاتا ہے۔لکڑی کا کام جتنی مہارت اورگہری سوچ ،لگن اورمحنت سے کیا جائے اتنا ہی خوبصورت اور بہتر ہوتا ہے اور بہت زیادہ منافع بخش تجارت ہے۔ اس میں لیبراورمیٹریل دونوں سے خاطرخواہ منافع ہوتا ہے۔ میٹریل میں لکڑی کی خرید پر نفع ہوتا ہے۔ اچھے کاریگرلکڑی کی خوبیاں جانتے ہیں۔ نقائص والی لکڑی سے کاریگرکونقصان ہوجاتا ہے۔ اس لئے جتنی لکڑی اچھی اورسستی ہوگی اس میں کاریگرکواتنا ہی زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ اچھے کاریگرکسی کی ورکشاپ میں کام نہیں کرتے وہ ہمیشہ اپنی ہی ورکشاپ بنا کر کام کریں گے۔ ورکشاپوں میں کام کرنے والے کاریگروں کی یومیہ اجرت -/300 روپے سے -/500 روپے تک ہوتی ہے۔ اور اوور ٹائم علیحدہ بن جاتا ہے۔باقی اکثرشعبوں میں باہرکام کی تلاش کے لئے جانا پڑتا ہے۔ لیکن لکڑی کے شعبے میں مقامی کام ہی ختم نہیں ہوتے بلکہ ووڈورک میں اگر کاریگر جنگل میں بیٹھا ہے تو وہ بھی لکڑی کی خریدوفروخت کرکے روزگار کمارہا ہے۔لکڑی کی کوئی بھی چیز بیکار اور ناکارہ نہیں۔ اس کی ویسٹ بھی بہت زیادہ کارآمد ہے اور مہنگے داموں بِک جاتی ہے۔ اس کا بھرادہ، چھلکا وغیرہ بھی کارآمد ہوتا ہے اور مہنگے داموں بِکتا ہے۔

لکڑی کی پیمائش کرنے کا طریقہ

جب لکڑی بازار سے خریدی جاتی ہے یالکڑی کی بنی ہوئی اشیاء بازار سے خریدی جاتی ہیں یا گھریلولکڑی کا کام کروایا جاتا ہے تو پیمائش کے مطابق ریٹ وغیرہ طے کئے جاتے ہیں یہ تمام لکڑی کی خرید وفروخت کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:۔

1۔جب لکڑی کی اشیاء بازار سے خریدی جاتی ہیں یا گھریلولکڑی کا کام کروایا جاتا ہے اس کی پیمائش مربع فٹ میں ریٹ طے کئے جاتے ہیں۔ یعنی لکڑی کی جوبھی بنی ہوئی اشیاء ہم خریدتے ہیں یا بنواتے ہیں۔اس کی لمبائی کی پیمائش اور چوڑائی کی پیمائش لی جاتی ہے۔یعنی اس کا پیمائشی طریقہ اس طرح ہوگا لمبائی X چوڑائی X ریٹ اس طرح لکڑی کی بنی ہوئی اشیاء کی قیمت نکل آتی ہے۔ ہمارے ہاں پاکستان میں لکڑی کی بنی ہوئی اشیاء کی پیمائش فٹوں میں کی جاتی ہے اور یورپ و دیگر ممالک میں پیمائش میٹروں میں کی جاتی ہے۔

2۔بعض لکڑیاں جو ہم روزمرہ عام استعمال کے لئے بازار سے خریدتے ہیں اس کی پیمائش رننگ فٹ سے کی جاتی ہے۔یعنی کہ لکڑی کوصرف لمبائی کے رُخ ہی پیمائش کیا جاتا ہے۔ یہ لکڑیاں ہر سائز میں استعمال کے مطابق کٹی ہوئی بازار سے مل جاتی ہیں یہ لکڑیاں جو بازار سے خریدی جاتی ہیں اس میں چپٹی، گولا، باڈر، کارنس ہر سائز میں مل جاتی ہیں۔ جو پیمائش رننگ فٹ میں کی جاتی ہے مطلوبہ پیمائش کوریٹ کے ساتھ ضرب دینے سے لکڑی کی اصل قیمت نکل آتی ہے۔

3۔جب لکڑی ٹمبر سٹور سے خریدی جاتی ہے اس لکڑی کی پیمائش مکسر فٹ میں کی جاتی ہے یعنی لمبائی X چوڑائی X موٹائی۔ جو پیمائش بھی لی جاتی ہے خواہ لمبائی کی ہو یا چوڑائی یا موٹائی کی ہوسب پیمائشوں کوفٹوں میں ہی ماپا جاتا ہے۔اس طرح جب مکسرفٹ پیمائش نکل آتی ہے تو پھراس کوریٹ کے ساتھ ضرب کردینے سے اصل لکڑی کی قیمت نکل آتی ہے۔اس قسم کی لکڑی شہتیر نما ہوتی ہے۔

4۔گول لکڑی یعنی (گیلی) کی پیمائش کا طریقہ باقی لکڑیوں کی پیمائش سے مختلف ہوتا ہے۔ اس میں لکڑی گول ہونے کی وجہ سے لکڑی کی گولائی جس کوحجم یا لپیٹ کہتے ہیں کی پیمائش لی جاتی ہے۔اگر گیلی یکساں طورپر گولائی میں برابر ہو تو گیلی کی پیمائش کے درمیانی حصہ سے لپیٹ یا حجم کو ماپا جاتا ہے۔اگر گولائی ایک سرے سے زیادہ ہواور دوسرے سرے سے کم ہوتو تین جگہوں سے لپیٹ یا حجم کی پیمائش لے کراس کی اوسط پیمائش نکالی جاتی ہے۔اس کے بعد لمبائی کی پیمائش لی

جاتی ہے۔ یہ تمام پیمائشیں فٹوں میں ہونی چاہئے۔ اس کے بعد مکعب فٹ پیمائش نکالی جاتی ہے۔ جس کا کلیہ یوں ہوگا یعنی حجم X حجم X لمبائی تقسیم 16 کرنے سے اس طرح جو پیمائش نکلتی ہے وہ مکعب فٹ پیمائش ہوتی ہے۔ اس کے بعد ریٹ کے ساتھ صرف ضرب دینے سے اصل لکڑی کی قیمت نکل آتی ہے۔

کچی لکڑی اور پکی لکڑی کی خصوصیات اور پہچان

1۔ کچی لکڑی، چیڑ، کیل، دیوار، اخروٹ اور پڑتل وغیرہ کے درخت کچی لکڑی میں شمار ہوتے ہیں۔ اس قسم کی لکڑی عموماً عمارتی کاموں میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس لکڑی کا استعمال دروازے، کھڑکیاں، الماریاں، کچن، فرنیچر اور سامان کی پیکنگ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اس کی رنگت ہلکی زردی مائل ہوتی ہے۔ اس لکڑی کے ریشے بناوٹ کے لحاظ سے کھلے کھلے ہوتے ہیں، ٹھوس نہ ہونے کی وجہ سے یہ لکڑی وزن میں ہلکی ہوتی ہے لکڑی نرم ہونے کی وجہ سے کام کرنا قدرے آسان ہوتا ہے۔ یہ لکڑی پہلو کے رخ کمزور ہوتی ہے اور لمبائی کے رخ مضبوط ہوتی ہے۔ اس وجہ سے لکڑی کی چیرائی ہمیشہ لمبائی کے رخ ہی کی جاتی ہے۔ لکڑی میں جوڑ بنانا اور جوڑوں کو آپس میں فِٹ کرنا لکڑی نرم ہونے کی وجہ سے قدرے آسان ہوتا ہے۔ اس لکڑی کی سالانہ بڑھت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لکڑی کی بڑھت لمبائی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے اور چوڑائی کے رخ بھی سالانہ حلقے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ یہ درخت زیادہ اونچائی والے علاقوں یعنی شمالی علاقہ جات میں پائے جاتے ہیں اور سردیوں میں برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ اس لکڑی کو کیڑا اور دیمک نہیں لگتے اسی وجہ سے اس لکڑی کی عمر یعنی مدت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

کچی لکڑی کے بنے ہوئے دروازے، کھڑکیاں، فرنیچر مغلیہ خاندان کے زمانہ کے آج بھی استعمال ہورہے ہیں۔ بعض کچی لکڑی میں گوندا اور بروزہ موجود ہوتا ہے اور بعض لکڑیوں میں خوشبو پائی جاتی ہے جیسا کہ دیار کی لکڑی میں۔

پکی لکڑی کی خصوصیات

شیشم، کیکر، ساگوان، بابول، بیری، نیم اور درخ وغیرہ پکی لکڑی میں شمار ہوتی ہیں۔ یہ لکڑی وزن میں بھاری ہوتی ہے۔ اس قسم کی لکڑی فرنیچر، الماریاں، وغیرہ بنانے کے کام آتی ہیں۔ اس کے علاوہ پکی لکڑی کے دروازے، کھڑکیاں اور سامان کی پیکنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی رنگت گہری سیاہی مائل اور ہلکی سیاہی مائل اور سفیدی مائل ہوتی ہیں۔ یہ لکڑی میدانی علاقوں میں گرم مرطوب آب و ہوا میں پائی جاتی ہے یعنی میدانی علاقوں میں اس قسم کی لکڑی پائی جاتی ہے۔ یہ لکڑی ٹھوس ہوتی ہے۔ اس کے ریشے قریب قریب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے لکڑی پر کام کرنا قدرے مشکل ہوتا ہے۔ اس کے ریشے بھی سیدھے نہ ہونے کی وجہ سے صفائی لگانا قدرے مشکل ہوتا ہے۔

اس لکڑی میں تیزابیت ہوتی ہے جس سے چیرائی کے دوران چھینکیں وغیرہ آتی ہیں پکی لکڑی میں جو لکڑی سفیدی مائل ہوتی ہے اس کو کیڑا یا گھن لگنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

لکڑی کی سیزننگ یعنی لکڑی کا خشک کرنا

لکڑی کے اندر کی نمی یا شیپ سے چھٹکارا پانے کے لئے لکڑی کو خشک کرنا ضروری ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے لکڑی مضبوط اور پائیدار بن جاتی ہے۔ عام طور پر جب درخت کو کاٹا جاتا ہے تو اس وقت لکڑی میں تقریباً 35% سے 40% نمی موجود ہوتی ہے لکڑی کو سیزن کرنے پر نمی کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ لکڑی میں سے نمی نہ ختم کی جائے تو لکڑی میں مختلف نقائص پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً:

1۔ لکڑی کو کیڑا یا گھن جلدی لگ جاتا ہے۔

2۔ گیلی لکڑی کے استعمال سے دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔

3۔ کام کے دوران لکڑی سکڑ جاتی ہے جس کی وجہ سے لکڑی کے سامان کو تیار کرنے کے بعد خم اور بل آجاتے ہیں۔

4۔ گیلی لکڑی کو جوڑ لگانا مشکل ہوتا ہے جو کہ لکڑی کے سکڑنے پر جوڑ ڈھل جاتے ہیں۔

5۔ رنگ و پالش کرنا مشکل ہوتا ہے جو کہ بعد میں نمی کی وجہ سے رنگ پھول جاتا ہے۔

6۔ گیلی لکڑی پر کام کرنا مشکل ہوتا ہے لکڑی پر صفائی نہیں آتی۔

7۔ گیلی لکڑی ہونے کی وجہ سے سامان بہت زیادہ وزنی ہو جاتا ہے۔

لکڑی کو سیزن کرنے کے مختلف طریقے

1۔ قدرتی طریقہ:

لکڑی کو بذریعہ ہوا خشک کرنا قدرتی سیزننگ کہلاتا ہے۔ اس طریقہ سے پہلے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے جہاں پر چاروں اطراف سے قدرتی ہوا داخل ہو سکے۔ لیکن سورج کی روشنی اور بارش کا براہ راست اثر نہ پڑے نیز جگہ نمی یا کلر والی نہ ہو۔ جس جگہ پر لکڑی کو رکھنا ہو وہاں کی زمین پر اینٹوں کا فرش، کوئلے کی کیری یا چونے وغیرہ کا چھڑکاؤ کرنا ضروری ہیں۔ لکڑی براہ راست زمین کے ساتھ ٹچ نہیں ہونی چاہئے۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ لکڑی کے سٹاک کو اس ترتیب سے لگائیں کہ ہر لکڑی کو چاروں اطراف سے ہوا لگنے کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ لکڑی کے انبار یا سٹاک کے اوپر نیچے ترتیب کے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ لکڑی کو سیزن کرنے کا یہ طریقہ آسان اور کم خرچ ہے اس قسم کی سیزننگ میں لکڑی کو خشک کرنے میں ایک سال سے ڈیڑھ سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

2۔ بذریعہ پانی سیزننگ:

یہ طریقہ بھی لکڑی کو خشک کرنے کا قدرتی طریقہ ہے اس طریقے سے سیزن کرنا بذریعہ ہوا سے سیزن کرنے کے طریقے سے بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس طریقے میں کم وقت درکار ہوتا ہے۔ اس طریقہ میں لکڑی کی گیلی کو بہتے ہوئے پانی میں مکمل طور پر ڈبو دیا جاتا ہے۔ گیلی کا مڈھ یعنی بڑا سرا پانی کے آنے کی طرف رکھتے ہیں اور چھوٹا سرا پانی کے جانے کی طرف رکھتے ہیں۔ اس طرح گیلی میں پانی جذب ہو کر موجود نمی کو باہر نکال دیتا ہے۔ گیلی کو تقریباً ایک ماہ تک پانی میں رکھنے کے بعد نکال لیا جاتا ہے۔ نکالنے کے بعد کسی خشک جگہ جہاں سائے دار جگہ ہو تر چھا رکھا جاتا ہے تا کہ موجود نمی کا اخراج ہو جائے۔ پانی میں زیادہ دیر گیلی کو نہیں رکھنا چاہئے اس سے لکڑی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس طرح لکڑی کے سیزن ہونے میں ڈیڑھ سے دو ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

جدید سیزننگ:

جدید سیزننگ کے دو طریقے ہیں ایک کیمیائی محلول لگا کر دوسرا برقی رو کو لکڑی کے اندر سے گزار کر سیزن کیا جاتا ہے۔

1۔ کیمیاوی طریقے سے لکڑی کو خشک کرنے کے عمل میں بہت تیزی آگئی ہے جبکہ اس طریقے سے لکڑی کو خشک کرنے پر زیادہ خرچ بھی نہیں آتا۔ اس طریقے میں لکڑی کی گیلی کے دونوں سروں پر یوریا کا گاڑھا محلول لگا دیا جاتا ہے جس سے موجود نمی کناروں کی طرف آجاتی ہے۔ لکڑی کے سروں کو بار بار صاف کر کے محلول لگایا جاتا ہے جس سے موجود نمی ایک ماہ کے عرصہ میں خارج ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی سیزننگ سے لکڑی کے ریشے بھی سیدھے رہتے ہیں اور لکڑی کے حجم میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔

برقی طریقہ:

اس طریقے سے لکڑی کے خشک ہونے کی رفتار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لکڑی کی گیلی میں سے برقی رو یعنی کرنٹ گزارا جاتا ہے۔ گیلی لکڑی میں سے کرنٹ آسانی سے گزر جاتا ہے۔ لیکن جب تھوڑی نمی رہ جائے تو کافی مزاحمت پیدا ہوتی ہے جس سے کرنٹ گزرتے وقت حرارت پیدا ہوتی ہے اور لکڑی خشک ہو جاتی ہے۔ یہ عموماً ان ملکوں میں اس طرح کی سیزننگ ہوتی ہے جہاں سارا سال سردی ہوتی ہے اور بجلی بھی وافر مقدار میں پائی جاتی ہے۔

مصنوعی سیزننگ:

اس طریقے میں لکڑی کو بھٹے میں رکھ کر خشک کیا جاتا ہے۔ اس طریقے کو کلن سیزننگ کہا جاتا ہے۔ لکڑی کو ایک بڑے سائز کے کمرہ یا ہال جو خاص طور پر اس مقصد کے لئے بنایا جاتا ہے اس کی دیواریں ایک پائپ کے محیط میں 1/8 انچ قطر کے گول سوراخ والے لوہے کے پائپ لگائے جاتے ہیں جس سے بھٹے میں بھاپ پھینکی جاتی ہے جو کہ کمرے کے اندر موجود نمی کو کنٹرول کرتی ہے۔ دوسرے قسم کے پائپوں میں گرم پانی یا بھاپ چلتی رہتی ہے۔ یہ بھاپ یعنی گرم پانی کمرے کے اندر حرارت پیدا کرتا ہے جس سے لکڑی کی نمی کو باہر نکالنے میں مدد ملتی ہے۔ بھٹے کے اندر دو قسم کے پنکھے لگے ہوتے ہیں ایک قسم جو اندر کی ہوا کو ہر طرف سرکلر کرتے ہیں تا کہ یکساں طور پر گرمی اور بھاپ کمرہ میں ہر طرف پھیل سکے۔ دوسری قسم کے پنکھے ضرورت کے مطابق اندر کی زیادہ حرارت اور نمی کو باہر نکالنے میں مدد دیتے ہیں۔ شروع میں درجہ حرارت کم اور نمی کی مقدار زیادہ رکھی جاتی ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ درجہ حرارت میں اضافہ کیا جاتا ہے اور نمی کی مقدار میں کمی کی جاتی ہے۔ اس طریقے سے لکڑی کو خشک ہونے میں 4 سے 5 دن درکار رہتے ہیں۔

ادارہ دارالصناعۃ کا قیام اور احیائے نو

حضرت مصلح موعود نے دارالصناعۃ قادیان کے افتتاح کے موقع پر فرمایا کسی پیشے کو ذلیل نہ سمجھا جائے اور ہر پیشہ سیکھنے کی کوشش کی جائے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے نوجوانوں میں صنعت و حرفت کا شوق پیدا کرنے کے لئے محلہ دارالبرکات قادیان میں ادارہ دارالصناعۃ قائم فرمایا۔ جب ابتدائی انتظامات مکمل ہو گئے تو 2/مارچ 1935ء کو حضور انور بنفس نفیس تشریف لے کر گئے اس موقع پر حضور انور نے اپنے ہاتھوں سے رندہ لے کر خود اپنے دست مبارک سے لکڑی صاف کی اور آری سے اس کے دو ٹکڑے کر کے

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے نواسے عبدالمعز خان ابن مکرم عبدالمعید خان صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور ساڑھے چھ سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ اس کی والدہ مکرمہ عصمت نازیہ خان صاحبہ نے اسے قاعدہ یسرنا القرآن و قرآن کریم پڑھایا۔ مورخہ 20/اگست 2012ء کو بیت المقیت آسٹن (ہیوسٹن۔امریکہ) میں بعد نماز عیدالفطر مکرم پروفیسر لطف الرحمٰن محمود صاحب نے عزیزم سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم عبدالمعز خان مکرم عبدالمنان مغنی صاحب ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور عملکرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عطاء الکریم راشد صاحب واقف زندگی انسپکٹر تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 18/اگست 2012ء کو میرے بیٹے عطاء المجیب ثانی واقف نو کی تقریب آمین ہوئی۔ عزیزم نے 7 سال 2 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے سینے کو نور قرآن سے منور کرے اور باقاعدہ تلاوت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم فضل حق صاحب سیکیورٹی گارڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے تیسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام ایمان نور تجویز کیا گیا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد ادریس شاہد صاحب صدر محلّہ دارالیمن شرقی صادق کی پوتی اور مکرم رشید احمد صاحب جٹ بیریانوالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم (ہومیو) ڈاکٹر مبشر احمد بھٹی صاحب آف لاہور کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22/اگست 2012ء کو بیت الفضل لندن میں بعد نماز عصر مکرم اسامہ شمیم احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر فرمایا۔ دلہن مکرم (ہومیو) ڈاکٹر عبدالقادر بھٹی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر کی پوتی، مکرم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی صاحب مرحوم (واقف زندگی) ڈپٹی کنٹرولر سی ایم اے و سابق کارکن وکالت مال ثانی ربوہ کی نواسی ہے۔ جبکہ دلہا مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق سیکرٹری ضیافت جھنگ کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ کوثر سہیل صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب ڈیفنس لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالرب صاحب کینیڈا شدید بیمار ہیں۔ وہاں کے مقامی ہسپتال کے CCU میں داخل ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

سانحہ ارتحال

مکرم محمود اسلم قمر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم ریٹائرڈ لیفٹیننٹ محمد اسلم قریشی صاحب ولد مکرم سردار کالا خان صاحب مرحوم آف تراڑکھل آزاد کشمیر بعمر 72 سال ہارٹ فیل ہونے کے باعث قضائے الٰہی سے مورخہ 20/اگست 2012ء کو وفات پا گئے۔ مورخہ 22/اگست 2012ء کو محترم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن (جو کہ مرحوم کی بہو اور داماد کے ماموں بھی ہیں) نے بیت النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم مدثر احمد صاحب فن لینڈ، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب کیلی فورنیا امریکہ، خاکسار، پانچ بیٹیاں مکرمہ شفیہ امتیاز صاحبہ اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب صدر جماعت کامرہ کینٹ اٹک، مکرمہ مبارکہ اسلم صاحبہ ربوہ، مکرمہ مبشرہ نعمانہ صاحبہ صدر لجنہ کسراں ضلع اٹک اہلیہ مکرم محمد عاقب قریشی صاحب، مکرمہ مدثرہ نعمانہ صاحبہ ربوہ اور مکرمہ منصورہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ بشارت احمد صاحب جرمنی چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے بزرگوار والد محترم صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور محض اپنی رحمت سے بخشش کا سلوک کرے اور ان کے روحانی درجات محض اپنے فضل سے بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ نیز ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے، اپنی رحمت کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور اپنے فضل اور رحمتوں کا ہمیشہ وارث بنائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان کی تمام نیکیاں اور صدقات جاری رکھ سکیں۔ آمین

خاکسار مرحوم کی تمام فیملی کی طرف سے ان تمام احباب کا ممنون ہے۔ جنہوں نے تعزیت فرمائی اور مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو احسن رنگ میں اجر عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرمہ انیسہ ثروت صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید اعوان صاحب مرحوم سابق چیف انجینئر فاطمہ شوگر مل کوٹ ادو تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عطاء الغفور صاحب غفور کلاتھ ہاؤس مبشر مارکیٹ ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ مدیحہ ریاض صاحبہ بنت مکرم ریاض احمد مانگٹ صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں مورخہ 23 جون 2012ء کو بعد نماز عصر کیا۔ دلہا محترم محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مرحوم مربی سلسلہ کا نواسہ، مکرم کریم بخش اعوان صاحب مرحوم آف بہاولپور کا پوتا، حضرت میاں نظام الدین صاحب آف چنی گوٹھ رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت چوہدری حکم دین صاحب آف دیالگڑھ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ دلہن مکرم سلطان احمد مانگٹ صاحب کی پوتی، مکرم افضل خاں صاحب مانگٹ کی نواسی اور حضرت چوہدری جہاں خاں صاحب آف اونچا مانگٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

گوندل کے ساتھ پچاس سال
★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

سفوف مغز بنولہ
مادہ کی افزائش کیلئے
سفوف مقوی
بے اولاد مرد حضرات کے sperms کی بڑھوتری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

خبریں

پٹرولیم قیمتوں کا تعین ماہانہ بنیاد پر کیا جائے

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے پٹرولیم و قدرتی وسائل نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم نہ کرنے پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے پٹرولیم مصنوعات کی ہفتہ وار قیمتوں کا فارمولا تبدیل کرنے اور ماہانہ بنیادوں پر قیمتوں کے تعین کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی کے چیئرمین نے کہا کہ وزیر اعظم پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کے احکامات جاری کریں۔

جیکب آباد ریلوے ٹریک پر دھماکہ

جیکب آباد اور ٹھل ریلوے اسٹیشن کے درمیان ریلوے ٹریک میں پہلے سے نصب بم اس وقت پھٹ گیا جب کراچی سے پشاور جانے والی خوشحال ایکسپریس کا وہاں سے گزر ہوا۔ جس کے نتیجہ میں 3 مسافر ہلاک جبکہ ایک درجن سے زائد زخمی ہو گئے۔

5لاکھ افغانوں نے پاکستانی شناختی کارڈ بنوا لئے

سینٹ کی داخلہ کمیٹی کے اجلاس میں چیئرمین سینٹ نے انکشاف کیا اور کہا کہ ثبوت پیش کرسکتا ہوں کہ 5لاکھ افغانیوں نے غیر قانونی طریقے سے پاکستانی شناختی کارڈ حاصل کر لئے جس سے وہ اوپن بینک اکاؤنٹس اور پاسپورٹ بنوا رہے ہیں۔ اس طرح دہشت گردی کو کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

ممبئی حملے ہندو برہمن گروپ نے کرائے

ایک ممتاز بھارتی صحافی اور ڈیلٹ حقوق کے کارکن نے دعویٰ کیا ہے کہ 2008ء ممبئی حملوں میں ایک انتہا پسند ہندو جماعت نے مرکزی کردار ادا کیا۔ ان حملوں میں 164/افراد ہلاک اور 300 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ ڈیلٹس کے راہنما اور صحافی وی ٹی راج شیکر نے یہ انکشاف لندن میں ایک سیمینار میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک خفیہ ہندو انتہا پسند برہمن تنظیم ابھینا بھارت ان حملوں کے پیچھے تھی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔اگست

طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:40
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:37

پاکستانی عورتیں معمولی بیماریوں کے باعث اولاد سے محروم رہتی ہیں

برطانیہ کے ممتاز گائنا کالوجسٹ ڈاکٹر احمد اسماعیل نے کہا ہے ایشیائی خواتین اور خصوصاً پاکستانی خواتین کے ہاں بعض انتہائی معمولی نقائص کے باعث اولاد نہیں ہوتی۔ اگر وہ فوری طور پر کسی ماہر ڈاکٹر کو دکھائیں تو ان کے ہاں اللہ کے فضل سے اولاد ہو سکتی ہے۔

ہر 3 میں سے ایک امریکی اپنے پارٹنرز کے ٹیکسٹ پیغامات پڑھتا ہے

ہر تین میں سے ایک امریکی یہ سمجھتا ہے کہ اپنے پارٹنرز کے موبائل فون پیغامات پڑھنا کوئی غلط بات نہیں۔ ڈیلی بزنس سٹینڈرڈ کے مطابق اس امر کا اظہار ایک نئے سروے میں کیا گیا۔ 2000امریکی بالغان سے کئے گئے سروے میں ایک آن لائن ڈیٹنگ سائٹ کے مطابق 37 فیصد خواتین کو اپنے پارٹنرز کے فونز کا جائزہ لینے کے بارے میں کسی پستی کا احساس نہیں ہوتا۔ اوورٹائم ڈاٹ کام کی جانب سے کئے گئے سروے کے مطابق صرف 29 فیصد مرد پول کے شرکاء نے یہ جواز پیش کیا کہ انہیں اپنے پارٹنرز کے خراب رویئے پر شبہ تھا۔

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ذیابیطس ہر قسم کبدی، عصبی، معدی، اور بانقراسی کیلئے مفید اور مجرب
TAHIR طاہر
شوگر کنٹرول گولیاں 90 گولیاں =/100 روپے
(حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے):03336706687,03346201283
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ اینڈ دارالفتوح شرقی ربوہ

FR-10